129

سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

التبیان
Islamic Center

# خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

الشیخ عمران محمدی حفظہ اللہ تعالیٰ

عنوان

# اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشترکہ فضائل

03 ستمبر 2021ء 25 محرم 1443ھ

زیر اہتمام
التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشترکہ فضائل

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ(البقرة:143)﴾

برادرانِ اسلام!

امت محمدیہ کے خصائص ومزایا میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے وسطیت اور اعتدال پر قائم رکھا ہے۔جیسا کہ باری تعالیٰ نے فرمایا:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ(البقرة: 143)

''اوراسی طرح ہم نے تم کوامت معتدل بنایاہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔''

وسطیت واعتدال کا یہ پہلو تمام امور میں موجود ہے،خواہ ان کا تعلق عقیدہ سے ہو یا احکام سے،مثال کے طور پرانبیاء کرام علیہم السلام کے تعلق سے یہودیوں کے منہج میں جفا پائی جاتی ہے،قرآن حکیم نے بتلایا ہے کہ یہود نے بہت سے انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی اور بہت سوں کو قتل تک کردیا،اس کے برعکس نصاریٰ کے منہج میں انبیاء علیہم السلام سے محبت کا پہلو تو ہے مگر انتہائی غلو کے ساتھ،جیسا کہ انہوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ایسا اظہارِ محبت کیا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اِلٰہ مقرر کرلیا۔

اہل اسلام کے منہج میں وسطیت ہے جو یہود کے افراط اور انصاری کی تفریط کے مابین ہے،چنانچہ مسلمان انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں اور کسی غلو کے بغیر ان سے محبت بھی کرتے ہیں۔

پھر مسلمانوں کے اندر بھی جتنی جماعتیں موجود ہیں،اُن میں بھی مختلف اعتبارات سے افراط یا تفریط موجود ہے۔کچھ فرقے الحادوضلالت کا شکار ہوئے،ایک طرف وہ نواصب یا خوارج ہیں جن کے دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے تعلق سے بغض وعداوت سے بھرے ہوئے ہیں،دوسری طرف وہ روافض ہیں جو اہل

بیت سے محبت تو کرتے ہیں لیکن ان کی یہ محبت بہت سے غلو پر قائم ہے وہ غلو جو ہر دور میں الحاد کے پودوں کی آبیاری کرتا رہا، جس سے کتاب وسنت نے بار بار روکا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ (النساء: 171)

''اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو۔''

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ؛ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ

''غلو سے بچو! بیشک تم سے پہلے قوموں کو دین میں غلو نے ہلاک کیا۔''

(مسند احمد:3248)

روافض اور نواصب کی اس روش میں یہود ونصاریٰ سے تشبہ کا پہلو موجود ہے، یہودی اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے، مگر نصاریٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان تو کجا، ان کے خلاف عداوت نصب کئے بیٹھے تھے، یہی روش نصاریٰ کی تھی جو اپنے نبی عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے تھے، مگر یہود کے نبی موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلاتے تھے۔

جبکہ اہل اسلام اپنے نبی محمد رسول اللہ ﷺ پر بھی ایمان رکھتے ہیں، یہودیوں کے نبی موسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور نصاریٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور یہ ہمارے منہج وسطیت واعتدال کی انتہائی روشن اور قوی دلیل ہے۔

اہل السنۃ کا منہج اس حوالہ سے بھی انتہائی سدید ہے، چنانچہ نواصب کے دلوں میں اہل بیت رسول ﷺ کے خلاف عداوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی جبکہ روافض کے دلوں میں اہل بیت سے محبت تو موجود ہے مگر اصحاب رسول ﷺ کے تعلق سے انتہائی عداوت ونفرت کا پہلو پایا جاتا ہے جس کا اظہار وہ طرح طرح کے سب وشتم سے کرتے ہیں۔

الحمد للہ اہل السنۃ والجماعہ کے منہج میں اہل بیت رسول ﷺ سے بھی محبت کا عقیدہ موجود ہے اور تمام اصحاب رسول ﷺ سے محبت کا بھی واضح منہج موجود ہے اور یہ محبت ہر قسم کے غلو سے پاک ہے بالکل ویسی ہی محبت جیسی اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے چاہی۔

چونکہ اب بہت سے عوام میں یہ بات سرایت کر چکی ہے کہ اہل بیت فضائل اور مناقب کے اعتبار سے بہت زیادہ آگے ہیں، اگر چہ یہ بات صحیح ہے مگر اس کی آڑ میں آکر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے، بہت سوں کی عزت پر حملہ کر کے صرف اہل بیت ہی کو برتری دی جاتی ہے۔اس مناسبت سے ہم نے مناسب سمجھا کہ آج کے خطبہ جمعہ میں اس بات کو بیان کیا جائے کہ جتنے فضائل اللہ تعالیٰ نے اہل

بیت رضی اللہ عنہم کو عطا کیے تھے، وہ تمام کے تمام دیگر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی عطا فرمائے تھے۔ تا کہ ہمارے دلوں میں اہل بیت سمیت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت پہلے سے زیادہ ہو سکے۔

## صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم کے مشترکہ فضائل

### ① اللہ تعالیٰ تمام اہل بیت و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راضی ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (التوبة:100)

اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے لوگ اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ہمیشہ۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (المجادلة:22)

اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔ یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں، یاد رکھو! یقیناً اللہ کا گروہ ہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

### ② درجات میں تفاوت کے باوجود وہ سب جنتی ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (الحديد:10)

اور تمھیں کیا ہے تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، جب کہ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی

کے لیے ہے۔تم میں سے جس نے فتح ( مکہ ) سے پہلے خرچ کیا اور جنگ کی وہ ( یہ عمل بعد میں کرنے والوں کے ) برابر نہیں ۔ یہ لوگ درجے میں ان لوگوں سے بڑے ہیں جنھوں نے بعد میں خرچ کیا اور جنگ کی اور ان سب سے اللہ نے اچھی جزا کا وعدہ کیا ہے اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو،خوب باخبر ہے۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو بھی نبی کریم ﷺ کا ساتھی ہو خواہ وہ اہل بیت سے ہو یا عام اُصحاب سے، اور خواہ وہ سابقین اولین میں سے ہو یا بعد میں اسلام قبول کرنے والوں میں سے ہو، جس نے بھی اپنی زندگی میں لمحہ بھر کے لیے بھی نبی کریم ﷺ کو دیکھ لیا اور پھر اسلام پر ہی اس کی موت واقع ہوئی تو وہ نبی کریم ﷺ کا صحابی بھی ہے اور جنتی بھی ہے اور بعد میں آنے والی امت کے لیے اس سے محبت کرنا اور اس کا دفاع کرنا لازم ہے سب صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت کے متعلق عقیدہ اھل سنت عقیدہ طحاویہ میں لکھا ہے:

ونحب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نفرط فى حب أحد منهم ولا نتبرأ من أحد منهم ونبغض من يبغضهم وبغير الحق يذكرهم ولا نذكرهم إلا بخير وحبهم دين وإيمان وإحسان وبغضهم كفر ونفاق وطغيان

ہم تمام اصحاب رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں ہم ان میں سے کسی ایک کی محبت میں غلو کرتے ہیں نہ ہی کسی ایک سے برأت اختیار کرتے ہیں اور جو ان سے بغض رکھے یا حق بات کے بغیر ان کا تذکرہ کرے، ہم اس سے بغض کرتے ہیں اور ہم صحابہ کا تذکرہ اچھائی کے ساتھ ہی کرتے ہیں ان سے محبت کرنا دین ایمان اور احسان ہے اور ان سب سے بغض رکھنا کفر، نفاق اور سرکشی ہے۔

(عقیدہ طحاویہ:122)

## ③ صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم دونوں ہی اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہیں:

یعنی اگر خاندان بنو ہاشم کو چنا گیا ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی چنا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو منتخب کیا۔

(صحیح مسلم:5938)

اور اسی طرح کی بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق بھی موجود ہے۔ عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ بِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

اللہ تعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے ساتھیوں کو بھی خود چنا، پھر ان میں سے میرے وزیر، انصار و مددگار اور سسرال و داماد بنائے، لہٰذا جس نے انہیں برا بھلا کہا، اس پر اللہ، فرشتوں، اور ساری کائنات کی لعنت ہو۔ اللہ کریم اس کا فرض و نفل کچھ بھی قبول نہیں کرے گا۔

(المستدرک للحاکم: 6656، صحیح)

اس حدیث میں ان سب لوگوں کے لیے بڑی خوفناک وعید ہے جو نبی کریم ﷺ کے دامادوں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور ابو العاص رضی اللہ عنہ (بنو امیہ) اور علی رضی اللہ عنہ کی گستاخیاں کرتے ہیں، اور ان لوگوں کے لیے بھی لعنت و پھٹکار اور تباہی اعمال کی دھمکی ہے جو خاتم الانبیاء ﷺ کے سسرال والوں (ابو بکر، عمر، ابوسفیان، اور معاویہ رضی اللہ عنہم) پر طنز و تعریض اور اعتراض بازی کو مذھب و مشغلہ بنائے ہوئے ہیں۔ ہداھم اللہ

## ④ اہل بیت کا خیال رکھنے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا خیال رکھنے کا حکم:

اہل بیت کے متعلق نبیٔ کریم ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر فرمایا تھا:

أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي

اے لوگو! میں آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) پیغام اجل لائے اور میں قبول کرلوں۔ میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ پہلے تو اللہ کی کتاب ہے اور اس میں ہدایت ہے اور نور ہے۔ تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو۔ غرض کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب کی طرف رغبت دلائی۔ پھر فرمایا کہ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمھیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ یاد دلاتا ہوں، تین بار فرمایا۔

(صحیح مسلم: 6225)

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خیال، دفاع اور بچاؤ برقرار رکھنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

میرے صحابہ کے بارے میں میرا خیال رکھنا، پھر ان لوگوں کے بارے میں جو ان (صحابہ) سے متصل ہوں گے (یعنی رابعین)، پھر ان لوگوں کے بارے میں جو ان (تابعین) سے متصل ہوں گے (یعنی تبع تابعین)۔

(سنن ابن ماجه: 2363 صحیح)

اسی طرح فرمایا:

لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي

''میرے صحابہ کے بارے کوئی بھی نازیبا انداز اختیار نہ کرو۔''

[صحيح البخاري: 3673]

## ⑤ اہل بیت کا راستہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا راستہ:

نبی کریم ﷺ نے اہل بیت کے متعلق فرمایا:

إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، الثَّقَلَيْنِ، وَأَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، أَلَا وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا، حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ

''میں تم میں وہ کچھ چھوڑ کے جا رہا ہوں اگر تم اسے تھامے رکھو گے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے، وہ دو انتہائی گراں مایہ ہیں۔ ان میں سے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے۔ اللہ کی کتاب جو رسی کی شکل میں آسمان سے زمین تک پھیلا دی گئی ہے اور میرے اہل بیت۔ اور بے شک وہ دونوں جدا نہیں ہوں گے حتی کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں گے۔''

[مسند أحمد: 11561، قال الارنوط: حديث صحيح]

یہاں نبی کریم ﷺ نے گمراہی سے بچنے کے لیے کتاب اللہ کے ساتھ ساتھ اہل بیت سے وابستگی کو اہم قرار دیا ہے دوسری روایت میں نبی کریم ﷺ نے صحابہ وخلفاء راشدین کے طریقے کو لازم پکڑنے کے متعلق ارشاد فرمایا:

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا

بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت اپنائے رکھنا، خلفاء جو اصحاب رشد و ہدایت ہیں، سنت کو خوب مضبوطی سے تھامنا، بلکہ ڈاڑھوں سے پکڑے رہنا، نئی نئی بدعات و اختراعات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا، بلاشبہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(سنن ابی داؤد:4607، قال الالبانی:صحیح)

اور امت مسلمہ کے تہتر فرقوں میں سے ایک فرقے کے برحق ہونے کی خبر دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

یہ وہ ہے جس پر میں اور میرے اصحاب ہونگے تبصرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت اور خلفائے راشدین دونوں کے راستے پر چلنے کو ہی گمراہی سے بچنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(سنن الترمذی:2641، قال الالبانی:صحیح)

## ٦ تطہیر اہل بیت اور تطہیر صحابہ رضی اللہ عنہم:

اہل بیت رضی اللہ عنہم سے اللہ تعالیٰ نے گندگی کو دور کر دیا ہے فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (الاحزاب:33)

اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے گھر والو! اور تمھیں پاک کر دے، خوب پاک کرنا۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی تطہیر رجس شیطانی کا اعزاز حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ (الانفال:11)

جب وہ تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا، اپنی طرف سے خوف دور کرنے کے لیے اور تم پر آسمان سے پانی اتارتا تھا، تا کہ اس کے ساتھ تمھیں پاک کر دے اور تم سے شیطان کی گندگی دور کرے اور تا کہ

تمھارے دلوں پر مضبوط گرہ باندھے اور اس کے ساتھ قدموں کو جما دے۔

عام طور عوام الناس میں یہی مشہور ہے کہ تطہیر کے عمل سے صرف اہل بیت ہی گزرے ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں پنج تن پاک کا نظریہ بہت معروف ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے یہ وصف و امتیاز سبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عطا کیا ہے۔

## ⑦ اہل بیت میں سید الشہداء اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سید الشہداء:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا:

سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ

''حمزہ (رضی اللہ عنہ) شہداء کے سردار ہیں۔''

[سلسلة الاحاديث الصحيحة:374]

مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فضیلت کو حمزہ رضی اللہ عنہ تک محدود و مقصور نہیں رکھا دیگر اصحابِ رسول بلکہ پوری امت مسلمہ کے لیے یہ اعزاز حاصل کرنے کا موقع میسر کرتے ہوئے فرمایا:

وَرَجُلٌ قَامَ إِلَى إِمَامٍ جَائِرٍ فَأَمَرَهُ وَنَهَاهُ فَقَتَلَهُ

''اور وہ شخص بھی شہداء کا سردار ہے جو کسی ظالم و جابر حکمران کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے تو وہ حکمران اسے قتل کر دے۔''

[سلسلة الاحاديث الصحيحة:374]

اس فضیلت میں عبداللہ بن حزافہ سہمی رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جنھوں نے قیصر کے سامنے کلمہ حق بلند کیا۔

آل یاسر رضی اللہ عنہ کے وہ سبھی شہداء بھی شامل ہیں جنہوں نے ابوجہل کے سامنے کلمہ حق بلند کیا۔

مشرکین مکہ کی قید میں گرفتار خبیب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جنھوں نے اپنے ایمان پر کمپرومائز کرنے سے صاف انکار کر دیا اور شہادت کو قبول کر لیا۔

## ⑧ اہل بیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کا ٹکڑا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نبی کریم کے جسم کا ٹکڑا:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جگر گوشہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي

فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے۔

[صحيح البخاري:3714]

یہی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر اُصحاب کے متعلق بھی فرمائی ہے جیسا کہ انصار کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوْا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

میں تمھیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے جسم وجان ہیں، انہوں نے اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کی ہیں لیکن اس کا بدلہ جو انہیں ملنا چاہیے تھا، وہ ملنا ابھی باقی ہے، اس لیے تم لوگ بھی ان کے نیک لوگوں کی نیکیوں کی قدر کرنا اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرتے رہنا۔

(صحيح مسلم:3799)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے جسم کا ٹکڑا اقرار دیا۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهِ، فَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ

''تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ''یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔'' پھر اسے دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا: یہ عثمان کی بیعت ہے۔

[صحيح البخاري:3699]

### ⑨ دامادِ رسول ﷺ ہونے میں مطابقت:

علی رضی اللہ عنہ کے گھر نبی کریم ﷺ کی ایک بیٹی تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر نبی کریم ﷺ کی دو بیٹیاں تھیں اور عثمان کے پاس یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو دنیا کے کسی انسان کے پاس نہیں ہے۔

### ⑩ اہل بیت کی تکلیف اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکلیف:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

''فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے جس نے انھیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔''

[صحيح البخاري:3714]

جبکہ یہی فضیلت دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی حاصل ہے۔ ایک دفعہ کسی نے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو ناراض کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے اس پر اظہارِ غصہ کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ. وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: صَدَقَ. وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي. مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف مجھے مبعوث فرمایا، تو تم نے میرے بارے میں کہا کہ تم غلط کہتے ہو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے سچ فرمایا اور اُنہوں نے اپنی جان اور مال سے مجھے سپورٹ کیا ہے تو کیا تم میرے لیے میرے رفیق ابوبکر صدیق کو چھوڑ سکتے ہو۔ یہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا۔ اس فرمان کے بعد پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کوئی اذیت نہیں دی گئی۔''

[صحيح البخاري:3661]

## ⑪ اہل بیت اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں جنت کی سرداری کی تقسیم:

سیدنا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

''حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔''

جامع الترمذي:3768، قال الالبانی:صحیح

اور یہی بات شیخین کریمین عمرین عظیمین کے متعلق نبی کریم ﷺ نے یوں ارشاد فرمائی ہے:

هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالمُرْسَلِينَ

یہ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہوں گے، خواہ وہ اگلے ہوں یا پچھلے، سوائے انبیاء و مرسلین کے۔

(سنن الترمذی:3664، قال الالبانی:صحیح)

معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل علیہم السلام کے علاوہ سب کے سردار سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے اور نوجوانوں کے سردار سیدنا حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ ہوں گے۔

مگر افسوس کہ بعض لوگوں نے من چاہی مراد لیتے ہوئے کسی کو تو جنت کا سردار مان لیا اور کسی کے سرے سے جنت میں داخلے کا ہی انکار کر دیا۔

## ⑫ نام لے کر جنتی قرار دینے میں دونوں شامل:

اگر اہل بیت اطہار کے بہت سے افراد کو نام لے کر جنت کی بشارت دی گئی ہے جیسا کہ علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم تو دوسری جانب بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی نام لے کر جنتی قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدٌ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، سعد جنتی ہیں، سعید (سعید بن زید) جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم جنتی ہیں۔

(سنن الترمذی:3747)

## ⑬ نام لے کر تذکرہ کرنے میں مطابقت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

يَا عَائِشَ هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ ، فَقُلْتُ : وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ , تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے عائش! جبرائیل علیہ السلام تمھیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے اس پر جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ وہ چیز دیکھتے ہیں جو مجھ کو نظر نہیں آتی۔ آپ کی مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

(صحیح البخاری:3768)

یہی فضیلت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بھی حاصل ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ قَالَ آللَّهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ

''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھیں ''قرآن'' پڑھ کر سناؤں۔'' اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کیا اللہ نے میرا نام بھی لیا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' انہوں نے کہا: کیا واقعی اللہ رب العالمین کے ہاں میرا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' تو اُبی رضی اللہ عنہ (یہ سن کر خوشی سے) رونے لگے۔

[صحيح البخاري:4677]

## ⑭ اہل بیت سے محبت کا صلہ اور صحابہ سے محبت کا صلہ:

فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم میں حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا

''اللہ اس سے محبت کرے جو حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہے۔''

[جامع الترمذي:: رقم 3775، حسن]

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا

''بے شک میں ان دونوں (حسن وحسین رضی اللہ عنہما) سے محبت کرتا ہوں، لہٰذا اے اللہ! تو بھی ان سے محبت کر اور اس سے بھی محبت کر جو ان دونوں سے محبت کرے۔''

[جامع الترمذي: 3769، قال الالبانی: حسن]

جبکہ یہی بات نبی کریم ﷺ نے انصار کے متعلق بھی ارشاد فرمائی ہے: آپ ﷺ نے فرمایا:

فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ

''جو ان سے محبت کرے اللہ بھی ان سے محبت کرے اور جو ان سے بغض رکھے، اللہ بھی ان سے دشمنی رکھے۔''

[صحيح البخاري: 3783]

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا - يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ - وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ

اے اللہ! اپنے بندوں کی یعنی ابو ہریرہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے بعد فرماتے ہیں: پھر کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے میرے بارے میں سنا یا مجھے دیکھا ہو اور میرے ساتھ محبت نہ کی ہو۔

[صحيح مسلم: 2491]

## ۱۵ اہل بیت کی شہادت کی پیشگی خبر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت کی پیشگی خبر:

ایک دفعہ نبی ﷺ نے حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا:

قَامَ مِنْ عِنْدِی جِبْرِيلُ قَبْلُ فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ

''اس سے پہلے جبریل (علیہ السلام) میرے پاس سے اُٹھ کر گئے ہیں، اُنہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کو فرات کے کنارے پر شہید کیا جائے گا۔''

(سلسلة الاحاديث الصحيحة: 1171)

سیدنا عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی شہادت کی ایڈوانس خبر دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُسْكُنْ أُحُدُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَ شَهِيدَانِ

''احد! حرکت بند کر دے۔ تجھ پر اس وقت ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔''

[صحيح البخاري:3699]

الغرض کہ شہادت کی پیش گوئی اہل بیت اور صحابہ دونوں کے متعلق موجود ہے مگر یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ ایک کی شہادت کو لیکر اتنا پروپیگنڈہ اور شور وغل کہ نیا محاذ ہی کھڑا کر دیا گیا اور دوسرے کی شہادت پر چپیں بجبیں۔

## ⑯ اہل بیت اور صحابہ کے لیے ''منی'' جیسے الفاظ کی بشارت:

فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ

''حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔''

[جامع الترمذي:3775]

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہی الفاظ پورے اشعری قبیلے کے متعلق بھی موجود ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوا بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ

''اشعری قبیلے کے افراد ایسے ہیں کہ انہیں سفر میں کوئی ضرورت پیش آجائے یا شہر میں رہتے ہوئے ان کا کھانا کنبے کو پورا نہ آسکے تو وہ جتنے افراد ہوں ان کے پاس جو جو بھی ہو وہ کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں پھر ایک برتن سے بھر بھر کر آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ لہٰذا وہ مجھ سے اور میں ان سے ہوں۔

(صحیح البخاری:2486)

## ⑰ اہل بیت سے محبت اور نفرت، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت اور نفرت؛ ایمان اور نفاق کا مظہر:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق فرمایا ہے:

لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ

’’مجھ سے مؤمن ہی محبت کرے گا اور مجھ سے منافق ہی بغض رکھے گا۔‘‘

(صحیح مسلم: رقم 249)

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الأَنْصَارُ لاَ يُحِبُّهُمْ إِلاَّ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يُبْغِضُهُمْ إِلاَّ مُنَافِقٌ

’’انصار سے محض مؤمن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی بغض رکھے گا۔

[صحيح البخاري: 3783]

## ⑱ ’’مولی‘‘ کے لقب کا اشتراک:

مولی علی، یہ جملہ زبان زد عام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

’’جس جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کے دوست ہیں۔ اے اللہ جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔‘‘

[مسند أحمد بن حنبل: 950، قال الارنوط: صحيح لغيره]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دوستی سے متعلق ارشاد فرمایا:

وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ

اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ لیکن (جانی دوستی تو اللہ کے سوا کسی سے نہیں ہوسکتی) اس کے بدلہ میں اسلام کی برادری اور دوستی کافی ہے۔

(صحیح البخاری 466)

سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا

’’تم ہمارے بھائی اور ہمارے دوست ہو۔‘‘

[المستدرک للحاکم: 4614، صحیح]

اسی سے ملتا جلتا اور اس کا ہم معنی جملہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

ہر نبی کے حواری (سچے مددگار) ہوتے ہیں اور میرے حواری (زبیر رضی اللہ عنہ) ہیں۔

(صحیح البخاری: 2846)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی دوستی کے متعلق فرماتے ہیں:

أَوْصَانِي خَلِيلِي

مجھے میرے خلیل (دلی دوست) نے وصیت کی۔

(صحیح البخاری:1124)

## ⑲ علمِ جہاد اور مصلی امامت:

نبی کریم ﷺ نے خیبر کے موقع پر فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ

میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اللہ کے رسول اس کو چاہتے ہوں گے۔

(صحیح مسلم:6223)

یعنی اس واقعہ میں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے علی رضی اللہ عنہ کو ممتاز حیثیت سے نوازا گیا اور یہی کیفیت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی پیش آئی تھی جب نبی کریم ﷺ نے اپنی جگہ مصلی امامت پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کرنا چاہا اور کچھ لوگوں نے پس وپیش سے کام لیا تو آپ ﷺ نے سب صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نمایاں مقام دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَأْبَى اللَّهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ يَأْبَى اللَّهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ

اللہ تعالیٰ اور تمام مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اور تمام مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد:4660،قال الالبانی:صحیح)

تو اس موقع پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

## ⑳ نسبت الی الانبیاء:

نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

’’تمہارا میرے ہاں وہی مقام ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ہاں ہارون علیہ السلام کا تھا مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔‘‘

[سنن ابن ماجہ:121،قال الالبانی:صحیح]

یہاں علی رضی اللہ عنہ کو ایک نبی کی نسبت اور تعلق سے عظیم الشان منقبت حاصل ہوئی ہے مگر انبیاء کرام علیہم السلام ہی کے زمرے، نسبت اور تعلق سے عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ بھی موجود ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا:

لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوتے۔''

[جامع الترمذي:3686، حسن]

## ① ② دونوں کا قاتل بدبخت ترین شخص قرار:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے قاتل کو بدبخت ترین قرار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

يا أبا تراب! ألا أحدثكما بأشقى الناس رجلين؟ قلنا: بلى يا رسول الله! قال: أحيمر ثمود الذي عقر الناقة، والذي يضربك على هذه (يعني قرن علي) حتى تبتلّ هذه من الدم - يعني لحيته .

''کیا میں تمہیں دو انتہائی بدبخت لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں اے رسول اللہ!...اور دوسرا شخص وہ ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سر کی چوٹی پر ہاتھ رکھا) اور فرمایا: جو یہاں ضرب لگائے گا اور جس سے یہ داڑھی خون سے تر ہو جائے گی۔''

[سلسلة الاحاديث الصحيحة:1743]

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باب میں اسی سے ملتی جلتی بات قاتلین عمار رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی موجود ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الفِئَةُ البَاغِيَةُ، يَدْعُوهُمْ إِلَى الجَنَّةِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ

افسوس! عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔ جسے عمار جنت کی دعوت دیں گے اور وہ جماعت عمار کو جہنم کی دعوت دے رہی ہوگی۔

(صحيح البخارى:447)

یعنی علی رضی اللہ عنہ کے قاتل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدبخت ترین شخص قرار دیا ہے تو عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل کو بھی داعی الی النار اور باغی قرار دیتے ہوئے اس کی بدبختی کی طرف ہی اشارہ کیا ہے۔

## اسلام، خاندان کی بجائے محنت اور قربانی کی قدر کرتا ہے

❀ تبوک کے موقع پر جب مسلمانوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی تجوریوں کا منہ کھول دیا تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم

❁ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اعزاز ہے جو کسی اور کے پاس نہیں ہے فرمایا کہ جس راستے پر عمر رضی اللہ عنہ چلتے ہیں شیطان اس راستے پر نہیں چلتا۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہ واحد خاتون ہیں جن کے نکاح سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی تصویر دکھائی گئی تھی۔

❁ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا وہ واحد خاتون ہیں جن کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خود اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔

❁ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ''فداک ابی وامی'' جیسے قابل فخر جملے سننے کو ملے۔

❁ سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ وہ واحد صحابی ہیں جنہیں فرشتوں نے خود آ کر غسل دیا۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں غسیل الملائکۃ بھی کہا جاتا ہے۔

❁ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو راز دان رسول ہونے کا شرف حاصل ہے۔

❁ سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ کو ذوالشہادتین کا لقب دیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شهادة خزيمه بشهادة رجلين

## خلاصہ بحث:

بات اپنی جگہ مسلم ہے اور اس کی حقیقت سے کوئی انکار بھی نہیں ہے کہ اہل بیت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ، تعلق اور نسبت کا جو شرف اور امتیاز حاصل ہے وہ دنیا کے کسی انسان کو حاصل نہیں ہے اور اسی رشتہ کی نسبت سے ہی وہ لوگ تمام امت مسلمہ کے ہاں ایک خاص مقام و مرتبہ رکھتے ہیں مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص، جماعت یا گروہ ان سے محبت کی آڑ میں دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم پر زبان درازی کرنا شروع کر دے اور یہ بات بھی یاد رہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہونا فخر اور اعزاز کی بات ضرور ہے مگر یہ سمجھ لینا کہ بس فضیلت کا یہی ایک معیار ہے، یہ بات کسی طور بھی درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات:13)

بے شک تم میں سب سے عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔

یعنی اگر ایمان و تقویٰ نہیں ہے تو اعلیٰ ترین نسب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہونے کے باوجود جہنم میں بھی جا

سکتا ہے اور اگر ایمان وتقوی ہے تو خواہ کسی کو اس کے دادا کا نام بھی معلوم نہ ہو تو وہ چلتے دنیا میں ہیں اور آواز جنت میں سنائی دیتی ہے۔

رائٹر: الشیخ عمران محمدی


ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

| کال کے لیے: | واٹس ایپ رابطہ کے لیے: |
|---|---|
| حافظ زبیر بن خالد مرجالوی | 03111701903 |
| 03086222418 | 03026604440 |
| 03111701903 | 03086222416 |